بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج تمتع والا عمرہ ادا کرنے کے بعد قران کی نیت کر سکتا ہے یا نہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی نے حج کے مہینوں میں حج تمتع کی نیت سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ مکمل ادا کرلیا، جب حلق کا وقت آیا، تو اس نے سوچا کہ میں حلق نہیں کرواتا، اسی کو continue کرتا ہوں، حج قران کروں گا، کیا اس کی نیت درست ہوجائے گی؟ اور حج قران ہوجائے گا؟

جواب

اگر پہلے صرف عمرے کا احرام باندھا ہو، تو اب حج قران کے لیے ضروری ہے، کہ عمرے کے چار پھیرے پورے کرنے سے پہلے حج کی نیت کرے، جبکہ پوچھی گئی صورت میں تو عمرے کے تمام پھیرے پورے کرچکا ہے، لہذا اب حج کی نیت کرنے سے حج قران ادا نہیں ہوگا، پس اگر حلق کروائے بغیر، حج کی نیت کرے گا، تو حج کی نیت تو درست ہوجائے گی، لیکن تب بھی یہ حج قران نہیں ہوگا، بلکہ اگر عمرے کا طواف حج کے مہینوں میں تھا (جیسا کہ سوال میں مذکور ہے) تو یہ تمتع ہوگا، اور اب اس صورت میں یہ حکم ہوگا، کہ اگر احرام سے متعلق کوئی جنایت کرے گا، تو قران والے کی طرح اس پر بھی دو کفارے لازم ہوں گے، کیونکہ عمرہ کا احرام بھی باقی ہے، اور حج کا احرام بھی باندھ چکا ہے، تو دو احراموں پر جنایت ہوگی، لہذا کفارے بھی دو ہی لازم ہوں گے۔

در مختار میں ہے "(والقران) لغة الجمع بين شيئين وشرعا (أن يهل) أي يرفع صوته بالتلبية (بحجة وعمرة معا) حقيقة أو حكما بأن يحرم بالعمرة أولا ثم بالحج قبل أن يطوف لها أربعة أشواط" ترجمہ: قران کا لغوی معنیٰ ہے دو چیزوں کو ملانا۔ شرعا یہ کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھے، حقیقۃً یا حکماً۔ اس طرح کہ پہلے عمرے کا احرام باندھے پھر طواف کے چار چکر مکمل کرنے سے پہلے حج کا احرام باندھے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "قوله: (قبل ان يطوف لها اربعة اشواط) فلو طاف الاربعة ثم احرم بالحج لم يكن قارنا كما ذكرناه، بل يكون متمتعا ان كان طوافه فی اشهر الحج، فلو قبلها لا يكون قارنا ولا متمتعا" ترجمہ: درمختار میں یہ قید لگائی ہے کہ حج قران کے لیے ضروری ہے کہ عمرے کے چار پھیرے پورے کرنے سے پہلے حج کی نیت کرے، پس اگر عمرے کے چار پھیرے لگا لیے، پھر حج کا احرام باندھا تو قران کرنے والا نہیں ہوگا، جیسا کہ ہم نے اسے ذکر کیا ہے، بلکہ متمتع ہوگا، اگر اس کا طواف حج کے مہینوں میں تھا، پس اگر عمرے کا طواف حج کے مہینوں سے پہلے تھا، تو نہ قران کرنے والا ہوگا، اور نہ تمتع کرنے والا۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد3، صفحہ633، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے "قِران کے یہ معنی ہیں کہ حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے یا پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور ابھی طواف کے چار پھیرے نہ کیے تھے کہ حج کو شامل کرلیا یا پہلے حج کا احرام باندھا تھا اُس کے ساتھ عُمرہ بھی شامل کرلیا، خواہ طوافِ قدوم سے پہلے عمرہ شامل کیا یا بعد میں۔ طوافِ قدوم سے پہلے اساءت ہے کہ خلاف سنت ہے مگر دَم واجب نہیں اور طوافِ قدوم کے بعد شامل کیا تو واجب ہے کہ عمرہ توڑ دے اور دَم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور عمرہ نہ توڑا جب بھی دَم دینا واجب ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1154، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حج تمتع کرنے والے کے متعلق درمختار میں ہے "(ویطوف ویسعی) کما مر (ویحلق أو یقصر) إن شاء "ترجمہ: اور متمتع عمرے کا طواف کرے گا اور سعی کرے گا، جیسا کہ پیچھے گزرا، اور حلق یا تقصیر کروائے گا، اگر وہ چاہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "(قولہ إن شاء) راجع للأمرین أي إن شاء حلق، وإن شاء قصر، وإن شاء بقي محرما ح. وفیه دلالة على أن المتمتع الذي لم يسق الهدي لا يلزمه التحلل كما ذكره الإسبيجابي وغيره "ترجمہ: اگر چاہے، والے جملے کا تعلق دونوں چیزوں سے ہے یعنی اگر چاہے تو حلق کروائے، اور اگر چاہے تو تقصیر کروائے، اور اگر چاہے تو احرام کی حالت میں باقی رہے۔ یہ حاشیہ حلبی میں ہے۔ اور اس میں اس بات پر دلالت ہے، کہ جو متمتع، جانور ساتھ نہیں لایا، اس پر عمرے کے احرام سے باہر آنا ضروری نہیں ہے، جیسا کہ علامہ اسبیجابی وغیرہ نے اسے ذکر کیا ہے۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الحج، باب التمتع، ج 03، ص 642، مطبوعہ: کوئٹہ)

ردالمحتار میں ہے "اعلم أن المتمتع إذا أحرم بالحج، فإن كان ساق الهدي أو لم يسق ولكن أحرم به قبل التحلل من العمرة صار كالقارن، فيلزمه بالجناية ما يلزم القارن "ترجمہ: جان لے کہ! متمتع جب حج کا احرام باندھے، تو اگر وہ جانور ساتھ لایا تھا، یا جانور تو ساتھ نہ لایا، لیکن عمرے کے احرام سے نکلنے سے پہلے اس نے حج کا احرام باندھ لیا، تو وہ قران کرنے والے کی طرح ہو گیا، پس اس پر جنایت سے وہی کچھ لازم ہوگا، جو قران کرنے والے پر لازم ہوتا ہے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الحج، باب التمتع، ج 03، ص 645، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے "عمرہ سے فارغ ہو کر حلق بھی ضروری نہیں۔ اُسے یہ بھی اختیار ہے کہ سر نہ مونڈائے بدستور محرم رہے۔۔۔۔ اگر جانور نہ لایا اور عمرہ کے بعد احرام کھول ڈالا اب حج کا احرام باندھا اور کوئی جنایت واقع ہوئی تو جرمانہ مثل مفرد کے ہے اور وہ احرام باقی تھا تو جرمانہ قارن کی مثل ہے۔" (بہارِ شریعت، ج 01، حصہ 16، ص 1159، 1160، مکتبۃ المدینہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "جہاں ایک دم یا صدقہ ہے قارن پر دو ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 10، ص 762، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5052

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net